اسلامی قانون کی تدوین

طفیل احمد قریشی

(۱)

قوموں کی زندگی میں قانون اساسی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی قوم کا قانون ہی اس کے سیاسی سماجی اور معاشرتی پہلوؤں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ انسانی معاشرہ میں پہلے تو کچھ نظریاتی اصولوں کا تعین ہوتا ہے۔ پھر زمانے اور حالات کے ساتھ ساتھ ان اصولوں کی روشنی میں قانون وضع کئے جاتے ہیں۔ اور یہ قوانین افراد کو چند ضابطوں کا پابند کردیتے ہیں۔

مذہبی نقطہ نظر سے وہ اصول جن کی روشنی میں انسان اپنے قانون کی تدوین کرتا ہے، صرف الہامی ہوسکتے ہیں اس لئے کہ انسان کے وضع کردہ اصول اس کے اپنے حالات یا مسلمات پر مبنی ہوتے ہیں، جنہیں حتمی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مذاہب عالم میں جن میں شریعت یا قانون کا تصور موجود ہے، قانون کی اساس مذہبی کتب رہی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ مذاہب کا قانون جس میں اتنی لچک موجود نہ تھی کہ زمانہ یا حالات کا ساتھ دے سکے یا تو غیر معروف ہوگیا یا پھر اتنا بدلا کہ اس میں مذہب کے قانون کا دور دور تک اثر نہ رہا، اور اس کی جگہ نئے قانون نے جنم لے لیا۔ جسے حالات نے مزید سہارا دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مذہب اور سیاست، قانون اور روحانیت، دین اور دنیا الگ الگ راستے اور مختلف راہیں متصور ہونے لگیں۔

چھٹی صدی عیسوی کے بعد قرآن مجید، سنت نبوی، آثار صحابہ اور اجماع کے تحت جو اسلامی قانون مدون ہوا۔ اس میں ایک طرف تو روح مذہب کو برقرار رکھا گیا اور دوسری جانب حالات اور نئے تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اسلامی قانون کی تاریخ تدوین اس کی جامعیت کا جائزہ ہے جسے

اس وقت تک محسوس نہیں کیا جاسکتا جب تک دوسرے عالمی قوانین کا تقابلی مطالعہ ہمارے سامنے نہ ہو۔ مذہب کا اثر ان قوانین پر کس حد تک رہا۔ سیاسی حالات ان حالات پر کہاں تک غالب رہے؟ ان قوانین نے انسانی معاشرہ میں "سماجی مساوات" کے اصول کو کس حد تک برقرار رکھا؟ غرض یہ کہ ان اور ایسے ہی دوسرے سوالات کی روشنی میں جب ہم عالمی قوانین کا مطالعہ کریں گے اور پھر اسلامی قانون کی تدوین کا جائزہ لیں گے تو یہ دعویٰ حق بجانب ہوگا کہ اسلامی قانون میں اتنی لچک ہے کہ ہر زمانے کے لوگ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اور ہر قسم کے حالات میں اس کی افادیت کم نہیں ہو سکتی۔

عالمی قوانین کے تقابلی مطالعہ میں تفصیلی جائزہ ظاہر ہے طوالت کا باعث ہوگا۔ اس لئے چند مشہور قوانین کے سرسری جائزہ پر ہی اکتفا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے قانون روما پر ایک نظر ڈالی جاتی ہے۔

قانونِ روما

تاریخی پس منظر

رومی تہذیب کا قانون چونکہ مختلف سیاسی تبدیلیوں اور حالات سے متاثر ہوا، اس لئے اس کے مطالعہ سے قبل اس کے تاریخی پس منظر کا سرسری جائزہ لینا ضروری ہے۔ رومی تہذیب کو تاریخی اعتبار سے تین مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ عہد ملوکیت جس کا زمانہ ۷۵۳ ق۔م سے ۵۱۰ ق۔م قرار دیا جاسکتا ہے۔

۲۔ عہد جمہوریت جو ۵۱۰ ق۔م سے ۳۱ ق۔م تک رہا

۳۔ عہد سلطنت عظمیٰ جس کا زمانہ ۳۱ ق۔م سے ۵۲۷ء یعنی دورِ ولادت رسالت مآب تک ہے۔

پہلا دور۔ عہد ملوکیت

رومی تہذیب کے اس ابتدائی دور میں قانونی لحاظ سے لوگوں کو چار حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا

۱۔ وہ لوگ جن کے آباؤ اجداد روما میں رہتے آئے اور فی الحقیقت جو بلا اختلاف شہری حقوق رکھتے تھے۔ ایسے لوگوں کو پاپولس کہا جاتا تھا۔ یہ ہر لحاظ سے آزاد متصور ہوتے تھے۔

۲۔ دوسری قسم کے لوگ آزاد تو متصور ہوتے تھے مگر چونکہ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق بیرونی قبائل یا علاقوں سے تھا اس لئے ان سے بعض بنیادی اختیارات حقوق و فرائض وغیرہ میں امتیاز رکھا جاتا تھا۔ اس قسم کے لوگ "کلائنٹس" (Clients) کہلاتے تھے۔

۳۔ تیسری قسم کے لوگ وہ تھے جنہوں نے روما میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور کاشت کاری اور صنعت وغیرہ پیشوں کو اپنائے ہوئے تھے گو کہ حکومت اور قانون سازی میں ان کا نظریاتی طور پر کوئی دخل نہ تھا مگر عملاً روما کی سیاست اور اس کے قانون کے ارتقائی منازل میں اس طبقے نے اہم کردار انجام دیا ہے۔

اس قسم کے لوگوں کو پلیبین (Plebeians) کہا جاتا تھا۔

۴۔ چوتھا گروہ غلاموں (Slaves) کا تھا جو یا تو پیدائشی طور پر غلام ہوتے یا بین الاقوامی قانون انہیں غلام قرار دے دیتا۔ یا پھر وہ خود قانون مروجہ کی مختلف دفعات کے تحت غلام بن جاتے یا بنا لئے جاتے تھے۔ رومی تہذیب کے اس پہلے دور میں اقتدار اعلیٰ کا مالک بادشاہ ہوتا تھا۔ جو قانون کے نفاذ کے لئے تین سو چیدہ لوگوں پر مشتمل ایک کونسل سے مشورہ کرتا تھا یہ سینٹ یا کونسل صرف مشورہ دیتی تھی۔ اور اس کی پابندی بادشاہ کے لئے ضروری نہ ہوتی تھی۔

اس دور میں رومی عوام کی اپنی ایک اسمبلی بھی ہوتی تھی جسے کومیٹیا کیوریاٹا (Comitia Curiata) کہا جاتا تھا۔ اس اسمبلی کا کام یہ تھا کہ وہ مذہبی اور خاندانی مسائل پر نظر رکھے اور مختلف امور میں اپنے فیصلے یا تجاویز سینٹ کو پیش کرے جہاں ان پر نظر ثانی کی جاتی تھی اور بادشاہ کی منظوری سے ان فیصلوں یا تجاویز کو قانونی حیثیت دی جاتی تھی۔ اس طرح نافذ ہونے والے قوانین کو "لیجس کیوریٹاز" Leges Curiata یا "ریگیا" کہا جاتا تھا۔ اور ان قوانین کے مجموعوں کو "جوس پیپریانم" (Jus Papirianum) کہا جاتا تھا۔

عرصہ دراز تک اسی طرح قوانین بنتے رہے پھر ضرورت محسوس کی گئی کہ انہیں تحریری صورت دی جائے۔ اس کے لئے دس چیدہ قانون دانوں پر مشتمل ایک بورڈ بنایا گیا جسے ڈلیمو[1] Decem کہا جاتا تھا۔ یہ بورڈ ۴۴۹ء ق م یا ۴۵۱ء ق م میں قائم کیا گیا۔ اس بورڈ نے روما کے رسم و رواج اور فیصلوں سے مرتب دس قانونی چارٹ تیار کئے جن میں دو کا بعد میں اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ بارہ جدول پر مشتمل یہ قانونی مجموعہ قانون روما کی تاریخ میں کافی اہمیت رکھتا ہے۔

اس عہد کے وسط میں بادشاہ نے قانون کے نفاذ کے لئے مختلف عہدہ دار مقرر کئے جنہیں کچھ اختیارات بھی دیئے گئے عدلیہ کے لئے جو جج مقرر کئے گئے انہیں "پرائیٹرس" (Practors) کہا جاتا تھا۔ مردم شماری اور افراد کے چال چلن اور دیگر شہری ذمہ داریوں پر مبنی ریکارڈ رکھنے کی ذمہ داری "سنیرز" کے سپرد کی گئی خزانہ اور مالیات کے لئے "کوائسٹرس" (Quaestors) کا تقرر ہوتا تھا۔ عوام کے مفادات مثلاً عمارات کی نگرانی، مارکیٹ میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی نگہداشت وغیرہ کے کام "ایڈلز" (Aediles) انجام دیتے تھے ان عہدوں کے فرائض اور اختیارات دوسرے دور میں اور بڑھ گئے۔

دوسرا دور یا عہدِ جمہوریت

بادشاہی دور کے آخری بادشاہ تارکوین (Tarquin) کے بعد روما میں جمہوریت کا آغاز ہوا لیکن اس عہد کے ابتدائی زمانے کو جمہوریت نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ نواب اور معززین حاکم یعنی پیٹریشین (Patreians) حاکم رہے اور پیشہ ور یعنی پلیبین (Plebeians) اسی طرح محکوم۔ یہاں تک کہ عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کے عہدے عرصہ دراز تک ان کے لئے بند رہے۔ رومی قانون کے بارہ جدول

---

[1] ڈلیم (Decem) کے معنی ہیں دس اور ویری (Viri) آدمی کو کہتے ہیں یعنی دس افراد پر مشتمل ایک بورڈ۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری صفحہ ۳۰۰ آکسفورڈ پریس ۱۹۶۱ء

تک ہیں پیڑیشین اور پلیبین کے درمیان شادی کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ ان حالات کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں طبقوں میں تصادم ہوگیا اور آخر میں کامیابی دوسرے طبقہ کو ہوئی۔

قانون کی تشکیل اور نفاذ کے طریقۂ کار کے لئے اس دور میں تین بڑے ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۱۔ کومیٹیا سنچوریاٹا Comitia Certuriata

۲۔ کومیٹیا ٹریبوٹا Comita Tributa

۳۔ سینیٹ Sanate

حقوق کے لحاظ سے پیڑیشین اور پلیبین کے ایک دوسرے سے قریب ہونے کے بعد رومی معاشرہ دولت کی بنیاد پر تقسیم ہوگیا اور اسی لحاظ سے نمائندگی کا اصول بنایا گیا۔ اس طرح مختلف طبقوں کے نمائندوں پر مشتمل رومی عوام نے جو اسمبلی بنائی اسے "کومیٹیا سنچوریاٹا" کہا جاتا تھا۔ یہ اسمبلی امن، جنگ دستوری اور عوامی مسائل کے بارے میں فیصلے کرتی تھیں جنہیں لیجس پاپولی (Leges Populi) کہا جاتا تھا۔

پلیبین کی حقوق کے لئے جدوجہد میں سب سے بڑی کامیابی "کومیٹیا ٹریبیوٹا" کا قیام ہے۔ جسے ابتدا میں صرف اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ پلیبین کے آپس کے گھریلو مسائل کا تصفیہ کیا کرے لیکن ۴۴۹ء ق م کے "لیکس ویلیریا ہوراٹیا" (Lax Valeria Horatia) کے مطابق اس کا تعلق کومیٹیا سنچوریاٹا اور سینیٹ سے کردیا گیا اور اس کے قانون و احکام کے نفاذ کا دائرہ اختیار بھی بڑھا دیا گیا۔ ۳۳۹ء ق م میں "لیکس پبلیلیا" (Lax Publilia) کے مطابق اس کے اختیارات اور زیادہ ہوگئے۔ ۲۸۷ء ق م میں "لیکس ہورٹنیا" کے مطابق اس ادارے نے باقاعدہ با اختیار مقننہ کے ایک شعبہ کی صورت اختیار کرلی چنانچہ اس ادارہ کے وضع کردہ یا نافذ کردہ قوانین کو "پلیبیٹیا" (Plebiscita) کہا جاتا تھا۔

سینیٹ کو اس دور میں بھی برقرار رکھا گیا لیکن اس کا کام صرف قانونی امور میں مشورہ یا کسی اہم عوامی مسئلہ پر رائے دینے تک محدود رہ گیا جنہیں سینیٹس کنسلٹا ( ) کہا جاتا تھا۔

تیسرا دور یا عہدِ سلطنتِ عظمیٰ

آگسٹیوس قیصر کے پوتے جولیس سیزر نے ۳۱ء ق م میں شہنشاہیت کی بنیاد رکھی اور آگسٹس کا لقب اختیار کیا۔ عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی اس نے رومی عوام کی اسمبلیاں توڑ دیں اور ان کی جگہ سینیٹ کے اختیارات میں توسیع کر دی، جس سے اس ادارہ کی اہمیت بڑھ گئی۔ رومی شہنشاہ اپنے فرامین اور خواہشات کو قانون کا درجہ دینے کے لئے اسی سینیٹ کا سہارا لیتے تھے تاکہ وہ عوام میں مقبول رہ سکیں اور لوگ شہنشاہوں کو جمہوریت پسند سمجھ سکیں۔ چنانچہ ۱۴ء سے ۲۱۱ء تک اس سینیٹ کی کارکردگی بڑے زوروں پر رہی۔ لیکن جوں جوں شہنشاہوں کے پاؤں جمتے رہے اور سیاسی لحاظ سے وہ مستحکم ہوتے رہے سینیٹ کی وقعت گرتی رہی اور بالآخر جب عملی طور پر شہنشاہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوج کا مکمل سربراہ بن گیا تو مقننہ کی حیثیت بھی ختم ہو گئی اور سینیٹ کی بجائے صرف "لیکس ریگیا" (Lex Regia) یا شاہی قانون نے اہم ترین مقام حاصل کر لیا۔

اس دور میں قانون سازی کا ایک نیا طریقہ رائج کیا گیا وہ یہ کہ شہنشاہ چند قانون دانوں کا تقرر کرتا تھا جو مختلف فیہ یا تشریح طلب قانونی مسائل پر تحریراً اپنی آراء کا اظہار کرتے تھے۔ اور جنہیں جج اپنے فیصلوں میں قبول کرتے تھے ان آراء کو ہم قانون روما کی فقہی تشریح کہہ سکتے ہیں۔ ان قانون دانوں کو "جورس کنسلٹی" (Juris Consulti) کہا جاتا تھا۔ ابتداء میں مذہبی پیشوا ہی فقہی تشریح کرتے تھے۔ جن کا عہدہ سرکاری نہیں ہوتا تھا۔ آگسٹس (۳۱ء ق م تا ۱۴ء) نے ان کی اہمیت اور بڑھا دی اور انہیں سرکاری طور پر نامزد کیا جانے لگا۔ رومی قانون کے ان شارحین کے اختلافِ رائے کی وجہ سے قانون کے دو مکاتب فکر پیدا ہو گئے۔ کیپیٹو (Capito) کے پیرو کار سبینین (Sabinian) کا شمار قدامت پسندوں میں ہوتا ہے اور لیبیو (Lebeo) مکتب فکر کے لوگ جنہیں پروکیولین (Proculian) کہا جاتا ہے تجدید پسند سمجھے جاتے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، ان قانونی آراء و تشریحات کا ذخیرہ جمع ہوتا گیا یہاں تک کہ تھیوڈوسیوس ثانی (Theodosieos II) نے ۴۲۶ء میں پانچ قانون دانوں پیپی نین (Papinian) پال (Paul) گیئس (Gaius)

النپین (Ulpian) اور موڈسٹی نس (Modostinus) کی آراء
وتشریحات کے مجموعہ کو قانون کی توضیح کے لئے بنیادی حیثیت قرار دیا جنہیں لیکس سائیٹن Lex Citatian
یعنی فقہائے خمسہ کی آراء" کا نام دیا گیا۔ بعض اوقات انہیں سنٹنٹیا ریسپٹا ر Sententiarecepta)
یعنی "مسلّمہ آراء" بھی کہا جاتا ہے۔

قانونی ماخذ

رومی قانون کی تاریخ چونکہ مختلف سیاسی اور نظریاتی ادوار سے گذری اس لئے بنیادی طور پر رومی قانون کے صرف ایک یا دو ماخذ نہیں ہیں بلکہ رومی قانون مختلف ادوار کے قوانین کا مجموعہ ہے ابتدائی زمانے میں جب رومی یونانی فلسفہ سے متاثر ہوئے تو ان میں "جوس نیچرل" یا قانون فطرت کے تصور نے جنم لیا۔ رومیوں کا خیال تھا کہ انسان کو اس کی پیدائش کے بعد ایک کائناتی قانون کا پابند بنایا گیا ہے جسے قدرت نے اپنے وصف "انصاف" کے تحت پوری کائنات میں جاری وساری کر رکھا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ انسان جو قانون بھی بنائے وہ اسی "قانون قدرت" کی روشنی میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بقول جسٹینین "فطرت نے اپنا یہ قانون حیوانوں اور کائنات کی ہر جاندار شے کو سکھا دیا ہے جس کی بدولت پھر دنیا میں ایک مکمل نظام جاری وساری ہے" اور شاید اسی کی روشنی میں روما کے قدیم مقننین انسان کے جملہ حقوق کو صرف اس ایک جملے میں بیان کرتے تھے کہ "وہ (انسان) اپنے اعمال کو فطرت کے تابع بنائے" تدوین قانون میں مذہب نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قانون روما کی تدوین میں بھی مذہب کا کافی حصہ رہا۔ پرانے زمانے کے مذہبی خیالات جنہوں نے مختلف رسموں کی شکل اختیار کر لی تھی قانون کا ایک حصہ بن گئیں۔ رومی عوام جب بھی قانون بناتے پہلے اس کی مذہبی حیثیت کا اندازہ ضرور کر لیتے تھے۔ کسی قانون کو مذہب کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف طریقے استعمال کئے جاتے رہے۔ کبھی مذہبی پیشوا قانون کی تشکیل میں حکمرانوں کی مدد کرتے تھے۔ کبھی حکومتیں کوئی ادارہ قائم کر دیتی تھیں جو قانون کے سلسلے میں مقننہ اور عدلیہ کا ہاتھ بٹاتا۔ اس طرح رومی قانون کا جب مختلف زاویوں سے مطالعہ کیا جائے تو اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ جوس اسکرپٹم (Jus Scriptum) یا تحریری قوانین۔

۲- جوس نون اسکریپٹم (Jusnon Scriptum) یا غیر تحریری قوانین

قانون روما میں غیر تحریری قوانین یا تو وہ رسوم ہیں، جو صدہا سال تک رومیوں میں مروج رہیں یا پھر بیرونی لوگوں کے روم میں سکونت کے بعد وہ معاملات جو ابتداء میں لین دین اور دیگر امور سے متعلق ہوتے تھے۔ اور جنہوں نے بعد میں تحریری صورت اختیار کرلی۔

تحریری قوانین میں وہ تمام قوانین شامل ہیں جو ججوں کے فیصلوں مختلف قانونی اداروں کے وضع کردہ قوانین یا فرامین شاہی وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ جن کا مختصراً تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) لیجس کیوریاٹا Leges Curiata

کومیٹیا کیوریاٹا رومی تاریخ کے پہلے دور میں وہ اسمبلی تھی جو بادشاہ اور سینیٹ کی منظوری اور تعاون سے قانون وضع کرتی تھی۔ دوسرے دور میں طبقاتی لحاظ سے نمائندگی کی بنیاد پر یہ اسمبلی ایوان نمائندگان بن گئی۔ پہلے دور میں اس کا کام مذہبی، خاندانی اور دیگر نجی امور کی نگہداشت کرنا اور قانون وضع کرنا تھا، جنہیں لیجس کیوریاٹا یا اسمبلی کے قوانین کہا جاتا تھا۔ دوسرے دور میں چونکہ اسے کچھ اختیارات مل گئے لہذا اس کا کام دستور کی تشکیل، صلح وجنگ اور مختلف عوامی مسائل کے سلسلہ میں قوانین کی تشکیل ہوگیا جنہیں پاپولسکیٹا (Populiscita) کہا جاتا تھا۔ تیسرے دور میں اس اسمبلی ہی کو ختم کردیا گیا۔ ان اسمبلیوں کے قوانین رومی قانون کی تدوین میں کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہیں عہد حاضر کی اسمبلیوں کے عوامی ایکٹ بھی کہا جاسکتا ہے۔

(۲) پراکٹرس اڈکٹ (Practors edict)

رومی تہذیب کے ابتدائی دور میں جب غیر ملکی روم میں آکر آباد ہونے لگے تو ضرورت محسوس کی گئی کہ ایک ایسے مجسٹریٹ کا تقرر کیا جائے جو غیر رومیوں کے باہمی جھگڑوں یا رومیوں اور نوآبادیاشندوں کے درمیان فیصلے کرسکے۔ چنانچہ اس مجسٹریٹ کو پراکٹر (Practor) کہا جاتا تھا۔ وہ پراکٹر جو صرف رومیوں کے درمیان فیصلے کرتا اسے پراکٹر اربانس (Practor Urbanus) اور جو غیر رومیوں یعنی نوآباد لوگوں یا پھر دونوں

کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتا اسے پراکٹر پیریگرینس (Praetor Peregrinus) کہا جاتا تھا۔ اس عہدے کی میعاد ایک سال ہوتی تھی یہ جو فیصلے کرتا یا کسی مختلف فیہ مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار کرتا یا اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتا اسے اڈکٹ (Edict) کہا جاتا تھا۔ ان اڈکس کا رومی قانون کی تدوین میں کافی اثر ہے۔ اس عہدے کو ہم برطانیہ کے قدیم چانسلر کے عہدے سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ ایک دور وہ آیا جب یہ "اڈکس" بے شمار ہو گئے ۱۱۷ء میں شاہ ہیڈرین کے دور میں انہیں ایک جگہ مرتب کیا گیا۔

(۳) بارہ قانونی چارٹ Twelve tables

۴۵۲ء ق۔م سے پہلے رومی قانون منتشر صورت میں موجود تھا کومیٹیا کے فیصلے ہوں یا پراکٹرس کے اڈکٹ سب کسی ایک جگہ جمع نہیں کئے گئے تھے۔ جس سے رومی قانون کا مضمون کے اعتبار سے مطالعہ کیا جا سکتا چنانچہ (Decemviri) کو مقرر کیا گیا کہ وہ جملہ قوانین کو یکجا کریں۔ شب و روز کی محنت کے بعد دس قانونی جدول تیار کر لئے گئے جسے کومیٹیا سینچوریاٹا نے ۴۵۱ء ق۔م میں منظور کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد دو جدول کا اضافہ کر دیا گیا جسے حسب سابق کومیٹیا نے منظور کر لیا یہ بارہ جدول مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہیں۔

۱۔ مجسٹریٹ کے روبرو حاضری کا پروانہ

۲۔ عدلیہ کی کارروائیاں

۳۔ قرض خواہ اور مقروض

۴۔ سربراہ خاندانوں کے حقوق

۵۔ وراثت اور ولایت

۶۔ ملکیت اور قبضہ

۷۔ ملکیت حقیقی

۸۔ قانونی حقوق کی خلاف ورزی

۹۔ قانون عوام

۱۰۔ قانون مذہب

۱۱ و ۱۲۔ پلیبین اور پیٹریکین کے مابین قانون امتناع ازدواج۔

ان جدولوں کو "قانونی حوالہ" کی حیثیت سے پیش کیا جاتا تھا۔ بقول لیوی انہیں "جملہ انفرادی اور عوامی قوانین کی اساس" بھی کہا جاسکتا ہے۔

(۴) سینیٹس کنسلٹم Senatus Consultum

سینٹ کی قراردادوں کا بھی رومی قانون کی تدوین میں کافی حصہ ہے۔ ابتدائی دور میں اس کی حیثیت صرف انتظامی اور مشاورتی ادارہ کی تھی بعد میں کچھ عرصہ اس کی حیثیت ٹریبونل کی بھی رہی۔ لیکن تیسرے دور میں جب عوامی اسمبلیاں توڑ دی گئیں تو سینٹ کی اہمیت بڑھ گئی۔ قانون بنانے کے لئے شہنشاہوں نے اس کا سہارا لیا اور تقریباً ۱۵۰ء سے اس کے ممبر شہنشاہ کی طرف سے نامزد کئے جانے لگے۔ اس طرح شہنشاہ کو اپنی مرضی کے قوانین بنوانے کا موقع مل گیا۔

(۵) پرنسپم پلیسیٹا Principum Placita

رومی تاریخ کے تیسرے دور میں بادشاہ چونکہ عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کا سربراہ بن گیا۔ چنانچہ حکومت کا اقتدار اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے وہ جو فرامین جاری کرتا تھا وہ بھی قانون روما کی تدوین میں اہم ثابت ہوئے ان فرامین کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ اڈکٹا (Edicta) وہ فرامین جو عدلیہ کے سربراہ کی حیثیت سے جاری کرتا تھا بعض اوقات یہ فرمان آرڈی ننس قسم کے بھی ہوتے تھے۔

۲۔ ڈکریٹا (Decreta) وہ فرامین جو یا تو کسی ماتحت عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی سماعت کے بعد جاری کئے جاتے تھے یا براہ راست کسی مقدمہ کی سماعت پر دیئے جاتے تھے۔

۳۔ ریسکرپٹا (Rescripta) مختلف سوالات کے جوابات جو شہنشاہ کی طرف سے دیئے جاتے تھے، وہ بھی قانونی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ جوابات جو وہ کسی سرکاری افسر کے جواب میں لکھتا، اپسٹولو (Epistolo) کہلاتے تھے اور جو کسی فرد یا غیر سرکاری

ادارہ کی کسی عرضداشت یا سوالنامہ کا جواب ہوتے وہ سبکرپشن (Subscription) کہلاتے تھے۔

۴۔ مینڈاٹا (Mandata) وہ فرامین جو سرکاری حکام کو کسی خاص حکم کے لئے جاری کئے جاتے۔

رومی بادشاہوں کے ان فرامین کو ہم انگلستان کے رائل پرد کلیمیشن سے تشبیہ دے سکتے ہیں جنہیں ہنری ہفتم کے ایکٹ ۳۱ کے تحت شاہی فرامین کو بھی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے مترادف قرار دیا گیا تھا۔

(۶) ریسپونسا پروڈنیڈم Respousa Prudendum

رومیوں میں قانون کی تشریح کے لئے شروع ہی سے کچھ لوگ مقرر ہوتے تھے جو مذہبی پیشوا بھی ہوتے تھے لیکن زمانے اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ ان لوگوں کو بھی سرکاری طور پر نامزد کیا جانے لگا۔ اور قانون کی کسی دفعہ میں ان کی تشریح قابل حوالہ خیال کی جانے لگی۔ ان قانون دانوں یا "جورس کنسلٹی" (Juris Consulti) کی آرار بھی قانون کا ایک حصہ بن گئیں۔

(۷) کورپس جورس سول Corpus Juris Civils

شاہ جسٹینین نے رومی قانون کو نئے سرے سے مدون کرایا۔ رومی قانون جو منتشر صورت میں موجود تھا یک جا کیا گیا۔ چیدہ قسم کے قانون دان مقرر کئے گئے جنہوں نے رومی قانون کی ضخیم کتب تیار کیں۔ ان قانون دانوں کا سربراہ ٹریبونین (Tribonian) تھا۔ اس کے دو مددگار معاون تھیوفیلس (Theophilus) اور ڈورد تھیوس (Dorotheus) بھی قابل ذکر ہیں۔ جو قابل ذکر کتب مرتب کی گئیں ان کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ تعزیر اوّل (The first code) اس تعزیر کی کتاب کو دس چیدہ نامزد کمشنروں (قانون دانوں) نے مرتب کیا۔ اسے بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

۵۲۹ء میں یہ تیار ہوئی اور اسی سال سے اس کا نفاذ ہو گیا۔

۲- پچاس فیصلے (The fifty decisions) قانون کے وہ مسائل ونکات جن میں قانون دانوں کا اختلاف رہتا تھا ان کا تذکرہ ان فیصلوں میں موجود ہے یہ ایک ہی وقت میں نہیں بلکہ مختلف موقعوں پر شائع ہوئے۔ ان میں سے اکثر ۵۲۹ء اور ۵۳۰ء میں شائع ہوئے۔

۳- ڈائجسٹ یا پینڈکٹس (Pandects) انتالیس ماہرین قانون کی تحریروں پر مشتمل یہ ڈائجسٹ ۵۳۳ء میں مکمل کیا گیا جو پچاس کتب پر مشتمل ہے۔ ان میں ہر کتاب یا حصہ کسی عنوان اور قانونی مسئلہ سے متعلق ہے۔ اس انتخاب کی ترتیب قانون داں کے معروف یا غیر معروف ہونے کی بنیاد پر نہیں کی گئی بلکہ عنوانات اور اہم ابواب کا اس کی ترتیب میں خصوصی خیال رکھا گیا۔

۴- انسٹیٹیوٹس (Institutes) ۵۳۳ء میں ایک اور کتاب مرتب کی گئی جسے قانون کے طلبہ کے لئے لکھا گیا۔ اس میں کچھ قوانین اور ماہرین قانون کا تذکرہ ہے اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس کے زیادہ تر عنوان انفرادی قانون (Private Law) اور عام قوانین (Public Law) وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس میں مترتبہ ابحاث کے ماخذ بیان نہیں کئے گئے۔

ماخذ

۱- مرتضیٰ احمد خاں، تاریخ اقوام عالم، لاہور، ۱۹۵۰ء

۲- تاریخ سلطنت روما (مترجم)

3. Jhabwala, Principles if **Roman Law**, **P. 1-17**, **Bombay**, 1953

4. A Guide to the Study of **Roman Law**, **P. 1-12**, Lahore.

5 Oxford Dictionary, **Univerisity Press, 1961**.